Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۶ امان ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۸ء	نمبر ۶۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ ر امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

تقویٰ اختیار کرنے سے انسان بامراد ہو جاتا ہے

عزّت والا وہی ہے جو زیادہ متقی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

فاتّقوا اللہ یا اولی الالباب لعلّکم تفلحون

(المائدہ : ۱۰۱)

ترجمہ :۔ پس اے عقلمندو ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ ۔

پھر فرماتا ہے :۔ وھٰذا کتاب انزلناہ مبارک فاتّبعوہ واتّقوا لعلّکم ترحمون (الانعام : ۱۵۶)

ترجمہ :۔ اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے (اور یہ) برکت والی ہے پس اِس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم :۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ : " اَتْقَاھُمْ " فَقَالُوْا : لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ : " فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ " قَالُوْا : لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ " فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ ؟ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا " (بخاری)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزّت والا کون ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہؑ کے پڑپوتے تھے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے ۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو ۔ ان میں سے جو جاہلیت میں معزّز تھے ۔ اسلام میں بھی معزّز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خوش قسمت ہے وہ اِنسان جو متّقی ہے

تقویٰ ہی مدارجِ عالیہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

" ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ اِس امر کو مدّ نظر رکھے جو مَیں بیان کرتا ہوں ۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دُنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے ۔ لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پروا نہیں ہے اس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ انّ اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزّز و مکرّم ہے جو متّقی ہے ۔ اب جو جماعتِ اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا یہ نازک مقام ہے اور اِس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں ۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے ۔ اور چونکہ اِس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آتا ہے ۔ " (ملفوظات جلد سوم صہ ۲۳۹)

" خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے انّ اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے ۔ یہ بالکل چھوٹی باتیں ہیں کہ مَیں سیّد ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان یا شیخ ہوں اگر بڑی قومیّت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں خدا تعالیٰ کے حضور قومیّت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا ... خدا کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارجِ عالیہ کا باعث ہوتا ہے ۔ " (ایضاً صہ ۲۴۳)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ امان ۱۳۵۷ھش
۲۶ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارا سب سے بڑا المیہ"

حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں ۲۳ مارچ کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ہر پاکستانی جانتا ہے کہ آج سے ۳۸ سال قبل یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۷ویں اجلاس میں مسلمانانِ برصغیر نے قائد اعظم کی رہنمائی میں حصولِ پاکستان کو اپنا نصب العین قرار دے کر اس کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کا عہد کیا تھا اور اس کے بعد سات سال کی مختصر مدت میں بفضل اللہ تعالیٰ یہ نصب العین حاصل ہوا اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی آزاد خودمختار مملکت معرضِ وجود میں آئی۔ اسی لئے پاکستان بھر میں ہر سال ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان منایا جاتا ہے۔

یہ دن جہاں خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے وہاں احتساب کا بھی دن ہوتا ہے۔ اس روز خوشی ہی نہیں منانی چاہیئے بلکہ یہ محاسبہ بھی کرنا چاہیئے کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر جو قیامِ پاکستان کی صورت میں اس نے ہم پر کیا ہم نے کس حد تک اپنے عمل سے شکرگزار ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا۔ خوشی تو ہر سال ہی منائی جاتی ہے اور منائی جانی چاہیئے لیکن بحیثیت قوم اپنا محاسبہ شاذ و نادر ہی کیا جاتا ہے حالانکہ قومی ترقی کے لئے محاسبہ کا ہونا از بس ضروری ہے تاکہ اس کے نتیجہ میں جو خامیاں اور کوتاہیاں سامنے آئیں انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے اور اس طرح ہمارا قدم سال بہ سال ترقی کی طرف ہی اٹھتا رہے۔

یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ امسال ۲۳ مارچ کے موقع پر اس دن کی اہمیت کے پیشِ نظر اخبارات میں جو مضامین شائع ہوئے ان میں ایک قابلِ قدر مضمون جناب ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کا بھی تھا جس میں انہوں نے محاسبہ کی اہمیت پر زور ہی نہیں دیا بلکہ اپنے نقطۂ نگاہ سے ایک حد تک محاسبہ کا فرض ادا کرتے ہوئے بعض خامیوں اور کوتاہیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ان کا یہ مضمون روزنامہ "مشرق" لاہور کی ۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء کی اشاعتِ خاص میں شائع ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے:-

"۲۳ مارچ ہر پاکستانی کے لئے اجتماعی سوچ کا دن ہے"

اس میں انہوں نے یہ بتانے کی سعی فرمائی ہے کہ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ انہوں نے یہ بتانے کے بعد کہ یوم پاکستان پر کھوکھلی نعرہ بازی اور جوشیلی تقریروں سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اپنی سوچ کے نتیجہ میں ایک خامی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ خامی خواہ کسی بھی قوم میں پائی جائے بہت ہی خطرناک ہے۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر صاحب اس خامی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم دوغلی شخصیت کے مالک ہیں۔ ہمارا ظاہر اَور ہے اور باطن اَور، ہمارا قول اَور ہے اور فعل اَور۔ ہم دوسروں سے اچھے کاموں کی توقع رکھتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتے کہ ان میں ہوس کے کون کون سے تخم پوشیدہ ہیں۔ اس دوغلے پن نے مقررین، سیاستدانوں، دانشوروں، اخبار نویسوں اور علمائے دین کی CREDIBIAITY کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور اب ہم خوب و ناخوب میں امتیاز کی صلاحیتوں ہی سے محروم ہو گئے ہیں۔

اس صورتِ احوال کی اصلاح کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سب لوگوں کے سامنے اپنی اپنی حماقتوں، گناہوں، بدخوئیوں، دھاندلیوں اور بے ایمانیوں کا اعتراف کریں بلکہ معاشرہ کا ہر فرد اپنے اپنے ضمیر کا محاسبہ کرے، اپنے اپنے گریبان میں جھانکے، خشوع و خضوع کے ساتھ توبہ کرے اور جب خود راستبازی، دیانتداری اور شرافت کو شعار بنا لے تو پھر کسی دوسرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے۔ اب منافقت کا دور گزر گیا ہے یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیئے کہ خود برائی کی جائے اور دوسروں کو نیکی کی تلقین کی جائے۔" (روزنامہ مشرق لاہور اشاعتِ خاص مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء۔ آخری صفحہ)

قومی کردار کے لحاظ سے ہماری حالت وہی ہے جس کی نشاندہی ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں کی ہے تو یہ اس لحاظ سے ازحد تشویشناک ہے کہ یہ حالت خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور اس کی ناراضگی پر منتج ہونے والی ہے۔ اسی بناء پر اہلِ کتاب نے اس کی ناراضگی مول لی اور وہ موردِ غضبِ الٰہی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا:
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (البقرہ آیت ۴۵) یعنی یہ کیا غضب ہے کہ تم لوگوں کو نیک کام کرنے کی تو تلقین کرتے ہو اور خود اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب (تورات) پڑھتے ہو اور پھر بھی نہیں سمجھتے کہ تمہاری یہ روش بہت ہی بری ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبردار فرمایا ہے کہ وہ اس خرابی میں کبھی مبتلا نہ ہوں جیسا کہ فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ (الصف آیات ۳، ۴)

ترجمہ:- اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم خود کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے (یعنی اس کی ناراضگی مول لینے والی ہے) کہ تم وہ بات کہو کہ جس پر تم خود عمل نہیں کرتے۔

اسی لئے احادیث میں ایسے لوگوں کے لئے کہ جو دوسروں کو تو نیکی بجا لانے کی تلقین کرتے ہیں اور خود نیکی کے قریب نہیں جاتے بلکہ ہر قسم کے معاصی میں مبتلا ہوتے ہیں دردناک عذاب کی وعید آئی ہے۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ہم وہ احادیث یہاں درج کرنے سے قاصر ہیں۔ بہرحال اگر صورتِ حال یہی ہے جس کی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب خورشید نے اپنے مضمون میں نشاندہی کی ہے تو پھر سب سے زیادہ توجہ اس خرابی کی اصلاح پر ہی دینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہماری پوری قوم اور اس کے ایک ایک فرد کو اپنے قول و فعل میں پوری پوری مطابقت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا قول و فعل اور ظاہر و باطن میں تضاد کی عقوبت سے بچا جا سکے۔ آمین ؛

آنریبل پیرامونٹ چیف ناصر الدین گبنوا گمانگا پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون

وفات پا گئے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ آنریبل پیرامونٹ چیف ناصر الدین گبنوا گمانگا جو جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ بھی تھے چند روز علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم سیرالیون (مغربی افریقہ) کے سیاسی، علمی، سماجی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اپنی قابلیت کی وجہ سے چھوٹی عمر میں ہی پیرامونٹ چیف منتخب ہو گئے تھے۔ برٹش حکومت میں M.B.E اور بعد ازاں مملکت سیرالیون میں حکومت کے مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔

مرحوم نے ۱۹۴۲ء میں احمدیت قبول کی اور آخری وقت تک ثابت قدم رہے۔ اپنے عملی نمونہ کے باعث بہت سے لوگوں کے لئے قبول احمدیت کا سبب بنے۔

آپ نے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خلافت کے ساتھ ہمیشہ دلی اخلاص کے ساتھ وابستہ رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کو والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

مرکز ربوہ میں آپ کو تین بار آنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

پیرامونٹ چیف ہونے کے باوجود آپ مشرکانہ رسومات سے خاص تعہد کے ساتھ مجتنب رہے اور اپنی ہر حرکت و سکون سے اپنے موحد ہونے کا ثبوت دیا۔ آپ انکسار، حلم اور سادگی کا نمونہ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت سیرالیون میں جو ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کو پُر کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شریعت کے قیام کے متعلق

حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اہم ارشادات

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۲)

(۳) قیام شریعت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے سامنے جو لائحہ عمل پیش فرمایا ہے وہ بظاہر بڑا ہی آسان اور سادہ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی اصلیت کے لحاظ سے بڑا ہی مشکل اور پیچیدہ ہے اس لئے حضورؓ نے اس مشکل اور پیچیدگی کو دور کرنے کے لئے اصولی رنگ میں جماعت کو بعض بڑی مفید اور کارآمد ہدایات فرمائیں جنکو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

پہلی ہدایت:

حضورؓ پر نور نے احباب جماعت کے دلوں میں یہ بات راسخ کرنے پر زور دیا کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ احمدی ہونے کے لئے یہی کچھ کافی ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اور کچھ چندے دے ڈالے یا نماز وغیرہ پڑھ لی تو ہم سچے احمدی بن جائیں گے۔ نہیں اور ہرگز نہیں احمدی ہونے کے لئے ان سینکڑوں باتوں کی ضرورت ہے جن کا تعلق تمدن۔ معاشرت۔ اقتصاد اور سیاست وغیرہ سے ہے اس لئے علمائے کرام کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں توجہ فرمائیں اور سعی و کوشش اور عمل پیہم سے احباب جماعت کی صحیح راہنمائی فرمائیں اور ان خیالات کو بدلیں اور ان کو بتلائیں کہ قیام شریعت کے سلسلہ میں ان کے سامنے کتنا بڑا کام ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"اول جماعت کے خیالات کو بدلا جائے اور اسے بتلایا جائے کہ مومن ہونے اور احمدی ہونے کے یہ معنے نہیں کہ تم نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اور چھٹی ہو گئی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور معاملہ ختم ہو گیا۔ بلکہ ایمان کی تکمیل کے لئے سینکڑوں باتوں کی ضرورت ہے جو تمدن۔ معاشرت اقتصاد اور سیاست وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں جب تک وہ تمام کڑیاں مضبوط نہ ہوں کوئی شخص حقیقی معنوں میں مومن نہیں کہلا سکتا اور یہ علماء کا کام ہے کہ وہ لوگوں کے خیالات کو بدلیں اور ان کو بتائیں کہ ان کے سامنے کتنا اہم کام ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ علماء کا کام ہے کہ وہ لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ انہیں احیاء سنت اور احیاء شریعت کے لئے ایک موت قبول کرنی پڑے گی اور اس کے لئے انہیں چاہئیے کہ وہ تیار ہو جائیں۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہے کہ حضورؓ نے احیاء سنت اور قیام شریعت کے عظیم الشان آسمانی منصوبہ کو شرمندۂ عمل کرنے کے لئے علمائے کرام کی یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ احباب جماعت کے خیالات کو بدلیں اور ان کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ کر دیں کہ سچا احمدی بننے کے لئے محض زبان سے لا الٰہ الا اللہ پڑھ دینا یا چندے وغیرہ ادا کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سینکڑوں باتیں جن کا تمدن۔ معاشرت اقتصاد اور سیاست وغیرہ سے تعلق ہے جماعت کے سامنے رکھی جائیں اور ان پر عمل کرایا جائے۔

دوسری ہدایت:

اسلامی شریعت کے قیام کے لئے دوسری چیز جو حضورؓ نے ضروری قرار دی ہے وہ جماعتی تنظیم اور کامل اطاعت سے تعلق رکھتی ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"عمل تکمیل بغیر ایسی کامل تنظیم کے نہیں ہو سکتی جس میں انکار کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ مگر اس وقت تک ہماری جماعت صرف عقائد کی درستی شخصی جد و جہد اور چندہ جمع کرنے کا کام کر سکی ہے حالانکہ شخصی جدوجہد کبھی نظام کامل کے قیام میں کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ (۱) اکثر لوگ شریعت کے مواقع سے واقف نہیں ہوتے اس لئے ان کی جدوجہد ناقص ہوتی ہے اور وہ شریعت کو دنیا میں قائم نہیں کر سکتے کیونکہ مسئلے انہیں معلوم ہی نہیں ہوتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سو میں سے دس مسائل تو وہ قائم کرتے ہیں مگر نوے چھوڑ جاتے ہیں۔

(۲) دوسرے لوگ جو واقف ہوتے ہیں ان میں سے ایک حصہ سست بھی ہوتا ہے اور ایک حد تک تحریک اور تحریص اور خارجی دباؤ کا محتاج ہوتا ہے اور قوم کو انہیں نوٹس دینا پڑتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ ملنا چاہتے ہو تو عملی رنگ میں کام کرو۔ نہیں تو ہم سے الگ ہو جاؤ

(۳) تیسرے جو لوگ ناواقفی سے یا سستی سے شریعت کے خلاف چلیں ان کا بہت برا اثر دوسروں پر پڑتا ہے اور وہ ان کو دیکھ کر بعض دفعہ اس کو اپنا دین سمجھ لیتے ہیں ...... یا پھر بعض دفعہ یہ اثر قبول کرتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں حکم نہیں مانتا تو ہم کیوں مانیں؟ اور بعض بظاہر بڑے آدمیوں کی نقل ان کے اتباع کی دینی حالت کو خراب کر دیتی ہے

(۴) چوتھے گو واقفیت ہو اور وہ شریعت پر عمل بھی کرنا چاہیں وہ بھی ایک حصہ احکام پر عمل نہیں کر سکتے جب تک نظام مکمل نہ ہو کیونکہ بعض احکام دو فریق سے متعلق ہوتے ہیں۔ ایک فریق عمل نہ کرے تو دوسرا بھی نہیں کر سکتا۔"

"اسی طرح بعض سیاسی احکام ہیں جو ایک کامل نظام کے مقتضی ہیں اور اگر نظام نہ ہو تو ان پر عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً شریعت نے کہا ہے کہ خلفاء مقرر کئے جائیں اور اسی رنگ میں مقرر کئے جائیں۔ اب اگر کوئی نظام نہ ہو تو اکیلا انسان کہاں مقرر کر سکتا ہے

(۵) پھر نئی جماعت کے لئے یہ بھی مشکل ہوتی ہے کہ ابتدائی صحابہؓ ہی اصل میں تعلیم کو جاری کر سکتے ہیں اگر ان کے زمانے میں عمل نہ ہو تو پھر کوئی صورت باقی نہیں رہتی اور لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب صحابہؓ نے جو ہمارے بڑے بزرگ تھے یہ نظام جاری نہیں کیا تو ہم کیوں کریں؟

(۶) چھٹی بات یہ ہے کہ جب تک نیا نظام قائم نہ کیا جائے پرانا نظام مٹ ہی نہیں سکتا۔ آخر جب تک ہم اپنے نظام کا کوئی اعلیٰ نمونہ نہ دکھائیں پرانی چیز کو لوگ کیوں چھوڑیں۔"

(حقیقت انقلاب صفحہ تا ۱۰۶)

پس ظاہر ہے کہ دنیا میں شریعت حقہ اسلامیہ کے عملی قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک ایسا جماعتی نظام قائم کریں جو دنیا میں احیائے دین اور قیام شریعت کے بارے میں ہماری پوری پوری راہنمائی فرمائے اور ہمارا شرعی فرض ہے کہ ہم اس کی کامل اتباع اور اطاعت کریں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دوسرے اس کام کے لئے جماعت کے دلوں میں یہ عزم پیدا کرنا ضروری ہے کہ ہم پوری اطاعت کریں گے خواہ ہمیں کتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑے کیونکہ یہ چیزیں نظام سے تعلق رکھتی ہیں اور اگر ایک بھی اس نظام سے نکل جائے تو تمام کام درہم برہم ہو جاتا ہے مثلاً ہماری شریعت ایک حکم یہ دیتی ہے کہ فلاں فلاں سٹینڈرڈ کی اگر کوئی چیز ہو تو فروخت کی جائے۔ ناقص اور ادنیٰ مال فروخت نہ کیا جائے۔ اب اگر ہم اس حکم کی دکانداروں سے تعمیل کرائیں اور جو اس حکم کو نہ مانے اس کے متعلق ہم یہ حکم دے دیں کہ جماعت اس سے سودا نہ خریدے تو اس حالت میں اگر بعض لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں جو کہیں کہ یہ لوگوں کا رزق مار رہے ہیں تو اسلام کا یہ حکم دنیا میں کس طرح قائم ہو سکتا ہے اور اگر ہم اس طرح ایک ایک کر کے لوگوں کو احکام کی اطاعت سے آزاد کرتے جائیں ...... تو اسلام کا اور جماعت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا پس ہمارا فرض ہے کہ جو لوگ نصیحت سے اپنی اصلاح کرتے ہیں ان کو نصیحت کریں اور جو لوگ نصیحت سے اپنی اصلاح نہیں کرتے انہیں مجبور کریں کہ یا وہ اپنے وجود سے احمدیت کو بدنام نہ کریں یا پھر توبہ کر کے باقی جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اس کام میں جماعت کو کامل تعاون کرنا چاہئیے اور چاہئیے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت اس بارہ میں پوری اطاعت کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ خواہ انہیں اپنا باپ چھوڑنا پڑے یا بیوی چھوڑنی پڑے یا بیٹا چھوڑنا پڑے۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۱۹-۱۲۰)

تیسری ہدایت:

اسلامی شریعت کے قیام کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے جو تیسری ہدایت فرمائی ہے اس کا خصوصی تعلق علمائے کرام سے ہے جس میں حضور رض نے اہل علم حضرات کو یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ ایسی کتب معرض تحریر میں لائیں جن میں اسلام کی اصولی تعلیم یا اصولی تعلیم کی روشنی میں شرعی احکام بیان کئے جائیں تا کہ احباب جماعت اسلامی احکام کی تفصیلات سے آگاہ ہو کر ان پر آسانی سے عمل پیرا ہو سکیں۔ حضور رض فرماتے ہیں:-

"تیسرے اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسی کتب لکھی جائیں جن میں اسلام کی اصولی تعلیم یا اصولی تعلیم کی روشنی میں احکام ہوں"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۰)

حضور رض اس ارشاد گرامی کی وضاحت میں فرماتے ہیں:-

"شریعت کے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ مالی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لئے مفصل ہدایات موجود نہ ہوں۔ اور وہ ایسی روشنی نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں۔ مگر یہ سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے مدفون ہیں اور بیش قیمت جنس کی طرح پڑے ہیں اور انہیں نکالنے کی طرف ہماری توجہ بالکل نہیں اور اس کام سے بالکل بے فکر ہیں۔"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے کرام کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اسلامی تعلیمات کا وہ بیش بہا مخفی خزانہ جو ان کی جہالتوں اور رسوم اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہے اس کو باہر نکالیں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں اور رسالوں کی صورت میں احباب جماعت کے سامنے پیش کریں۔

حضور رض فرماتے ہیں:-

"میں علماء سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی تمدن کا پوری طرح مطالعہ کریں اور قرآن کریم اور احادیث سے اس کے احکام کو اچھی طرح مستنبط کریں اور پھر دیکھیں کہ اس کا کون سا حصہ ایسا ہے جس پر آج ہم عمل کر سکتے ہیں اور پھر اسے جماعت کے سامنے بار بار پیش کریں۔ اور لوگوں کے دماغوں میں اسے اس طرح ٹھونسنے کی کوشش کریں کہ پھر وہ نکل ہی نہ سکے۔ ہم میں سے ہر فرد کو جس طرح یہ معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا چکے ہیں اسی طرح ہر فرد احمدی کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئیے کہ اس کے بیوی بچوں کے اس پر کیا حقوق ہیں اور ان کے متعلق اس پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ زراعت کے متعلق امانت و دیانت کے متعلق لین دین کے متعلق دوسروں سے سلوک کے متعلق اسلام نے کیا تعلیم دی ہے اور یہ چیزیں اسے اس طرح یاد ہوں کہ آپ ہی آپ اس کے منہ سے نکلتی جائیں اور اس کے اعمال سے ظاہر ہوتی رہیں اور اس کے اندر اس طرح راسخ ہو جائیں کہ ان کا نکالنا مشکل ہو جو بات اچھی طرح دل میں گڑ جائے۔ پھر اس کا نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر ہماری جماعت تعاون کے ساتھ اس بات کے پیچھے پڑ جائے کہ اسلامی تعلیم کو رائج کرنا ہے اس کے متعلق کتابیں لکھی جائیں سوال و جواب کے رنگ میں چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے جائیں جس طرح "پکی روٹی" یا اس قسم کی پنجابی کتابیں موجود ہیں ...... تو ایسی کتابیں اس مقصد کے حصول کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہیں اس سے پنجابی میں اور اردو میں نظم و نثر میں ایسی باتیں لوگوں کے ذہن نشین کی جائیں کہ فلاں موقع پر کیا کرنا چاہئیے۔"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

پھر فرماتے ہیں:-

"اب یہ علماء کا کام ہے کہ وہ قرآن اور احادیث سے ان مسائل کو نکالیں اور دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیں۔ پس ہر علم سے متعلق کتابیں لکھی جائیں اور ایسی جلد لکھی جائیں تا لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بلکہ بعض کتب میں سوال و جواب کے رنگ میں لکھی جائیں۔ جیسے پرانے زمانہ میں پنجاب کے بعض علماء نے پکی روٹی اور میٹھی روٹی وغیرہ کتب لکھیں تا جماعت کا ہر شخص ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرے۔ اور پھر اس کے بعد جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان باتوں پر عمل کرے۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۹)

چوتھی ہدایت:

قیام شریعت کے سلسلہ میں حضور پُرنور نے جو چوتھی ہدایت فرمائی۔ اس کا تعلق جائز جبر سے ہے جو بعض ناگزیر حالات میں ضروری ہوتا ہے اور اگر ضرورت پڑنے پر بھی اس سے گریز کی جائے تو اصلاح کی بجائے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

حضور رض فرماتے ہیں:-

"چوتھے اس امر کی ضرورت ہے کہ شریعت کے اجراء میں جائز جبر جسے سیاست کہتے ہیں اس سے کام لیا جائے اور اس امر کا کوئی خیال نہ کیا جائے کہ کسی کو ٹھوکر لگتی ہے یا کوئی ابتلاء میں آتا ہے سیاست کے معنے درحقیقت یہی ہیں کہ اجرائے شریعت کے باب میں جہاں ضرورت ہو اور جس حد تک اجازت ہو۔ جبر سے کام لیا جائے اور علماء اسلام نے اس پر کئی کتابیں لکھی ہیں اور انہوں نے ثابت کیا ہے کہ جبر سے ماننے والوں کو جبر سے اسلامی احکام پر چلانے کا نام ہی سیاست ہے اور ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس جبر سے کام لیں۔ جب ایک شخص ہمارے پاس آتا، ہماری بیعت کرتا اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دیتا ہے۔ تو لازماً ہمارا حق ہے کہ اگر وہ کسی حکم پر چلنے میں سستی اور غفلت سے کام لے تو اس پر جبر کریں اور اسے انتظامات پر مجبور کریں کہ وہ اسلامی طریق عمل کو اختیار کرے کیونکہ وہ ہمارا ایک حصہ بنا ہوا ہے اور اس کی بدنامی ہماری بدنامی ہے اور اس کی کمزوری ہمارے اندر کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ ایسا جبر ہرگز ناجائز نہیں۔ کیونکہ اس شخص نے اپنی مرضی سے ہم میں شامل ہو کر ہمیں اس جبر کا حق دیا ہے جس طرح کہ بورڈنگ میں داخل ہو کر ایک طالب علم اساتذہ کو خود اپنے پر جبر کا حق دیتا ہے اور کوئی اس پر اعتراض نہیں کرتا ہاں جو اسے ناپسند کرتا ہو وہ پورا آزاد ہے کہ اپنے آپ کو جماعت سے الگ کرلے۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۰-۱۲۱)

(باقی)

ایک مستعد خادم کی المناک وفات

مورخہ ۲۱ جون بروز سوموار ۶ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کے ایک مخلص اور مستعد خادم محترم مسعود احمد صاحب خالد ابن میاں شفیق محمد صاحب آف جھنگ صدر ٹرک کی زد میں آکر موقع پر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم مجلس کے مقامی اور ضلعی سطح پر ناظم وقار عمل و خدمت خلق کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ وفات کے روز بھی خدام الاحمدیہ کے کسی پروگرام کے سلسلہ میں تیاری کر رہے تھے کہ یہ المناک حادثہ سرگودہا روڈ پر جھنگ شہر کے قریب پیش آیا۔ جبکہ مرحوم ایک دوسرے خادم عزیز مقصود احمد صاحب ابن میاں حمید احمد صاحب بشیر سیکرٹری امور عامہ کے ہمراہ سائیکل پر سوار تھے۔ اور یہ دونوں ایک تیز رفتار ٹرک کی لپیٹ میں آگئے۔ مقصود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر بچا لیا جنہیں شدید مضروب حالت میں آکر حادثہ کی اطلاع دی۔ ۲۲ جون کو بعد نماز عصر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔

مرحوم کے پسماندگان میں سے ضعیف والدین، چھ بھائی اور ایک بہن ہے۔ مرحوم نہایت ملنسار، ہنس مکھ اور ان تھک نوجوان تھے۔ ۲۸ سال کی مختصر عمر میں وفات پائی اور نہایت مستعدی کے ساتھ جماعت کے کام کرتے رہے۔ اپنی مستعدی اور اطاعت کی وجہ سے نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔ مرحوم کی ملنساری اور ہمدردی ہر ایک جاننے والے کے دل پر نقش ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے سوگوار والدین اور خواہر و برادران کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(نصر اللہ خان ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندات خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید دفتر اوّل

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دستخط فرمودہ سندات جاری کرنے کا سلسلہ بفضل خدا شروع ہو گیا ہے۔ تا حال حسب ذیل اسمائے گرامی کی سندات جاری کی جا چکی ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(۱) سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ربوہ
(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — ״
(۳) حضرت بیگم صاحبہ ״ ״ ״ ״ ״ — ״
(۴) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (اُم متین صاحبہ) — ״
(۵) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید — ״
(۶) بیگم صاحبہ ״ ״ ״ ״ ״ — ״
(۷) صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ״ ״ ابن — ״
(۸) محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال — ״
(۹) بیگم صاحبہ ״ ״ ״ ״ — ״
(۱۰) محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب — ״
(۱۱) خاکسار شبیر احمد بی۔اے، وکیل المال اوّل تحریک جدید — ״
(۱۲) مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ ״ ״ ״ ״ — ״
(۱۳) مکرم حاجی محمد رمضان صاحب دارالعلوم غربی — ״
(۱۴) ״ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم — ״
(۱۵) ״ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب بی۔اے دارالصدر شرقی — ״
(۱۶) مکرمہ شاکرہ خاتون صاحبہ اہلیہ ״ ״ ״ — ״
(۱۷) مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید — ״
(۱۸) ״ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں، حال مقیم دارالرحمت شرقی — ״
(۱۹) ״ چوہدری فضل الدین صاحب (فضل شاپ) گول بازار — ״
(۲۰) ״ رحیم داد صاحب سانگہ ضلع ہزارہ۔ حال مقیم ربوہ — ״
(۲۱) ״ چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب — ״
(۲۲) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ״ ״ — ״
(۲۳) مکرم خواجہ محمد شریف صاحب شریف ہوٹل۔ گول بازار — ״
(۲۴) ״ حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ دارالرحمت غربی — ״
(۲۵) ״ منشی نور الدین صاحب خوشنویس محلہ دارالرحمت غربی — ״
(۲۶) ״ قریشی محمد صادق صاحب۔ دارالرحمت وسطی — ״
(۲۷) ״ مولانا محمد احمد جلیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ — ״

(باقی)

برائے توجہ خریداران رسالہ مصباح

رسالہ مصباح کے تمام خریداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ مصباح کے بارے میں جو بھی خط دفتر مصباح میں لکھیں اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں ورنہ اس خط پر عمل نہ ہوگا۔ نیز جوابی خط ارسال کیا کریں کیونکہ رسالہ کی مالی حالت گرانی کی وجہ سے کمزور ہے۔

(مدیرہ مصباح)

دعا ہائے مغفرت

۱۔ میرا چچا زاد بھائی عزیزم خواجہ ضیاء الحق صاحب بٹ (سابق درویش) حال ٹیچر ایم۔سی پرائمری سکول افغان آباد فیصل آباد بعمر ۴۸ سال مورخہ ۹/۳/۷۸ بوقت ۴½ بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۰/۳/۷۸ کو ان کی میت ربوہ لائی گئی اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دارالضیافت میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر عام قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ افریقہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بچیاں اور دو کمسن بچے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین

(خواجہ عبدالکریم بٹ مہدی محلہ گوجرہ ضلع فیصل آباد)

۲۔ میرے بڑے بہنوئی مکرم چوہدری اللہ داد صاحب نمبردار ساکن سماشیلہ ضلع گجرات ۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب ایک عرصہ تک کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ستر سال کے قریب تھی۔ محنتی، دیانتدار، صلح کل اور بے غرض قسم کے مخلص احمدی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکے اور ایک بچی ابھی کنوارے ہیں۔ قارئین سے ان کی مغفرت اور جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل خالد بشیر آباد اسٹیٹ)

۳۔ میرے عزیز مکرم شیخ رشید احمد صاحب ولد شیخ نور الدین صاحب مرحوم [illegible] ۱۴ مارچ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی، مخلص و پرہیزگار اور نظام سلسلہ کی بہت پابندی کرنے والے تھے۔ ۱۶ مارچ کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شیخ رشید احمد سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۴۔ میری والدہ مکرمہ حمیدہ عارفہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم سابق افسر لنگر خانہ ربوہ راولپنڈی میں مورخہ ۱۴/۳/۷۸ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۱۷/۳/۷۸ کو بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا فرمائی۔

مرحومہ نہایت نیک اور فدائی احمدی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تقریباً بارہ سال تک کوئٹہ میں بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ خدمت دین کی توفیق بخشی۔ تہجد گزار، پابند صوم و صلوٰۃ، دعا گو تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انتہائی محبت رکھتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو حج کی توفیق بھی بخشی۔

احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا مبارک بیگ آف برلاس ڈرائی کلینرز سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حاجی عبدالقادر صاحب ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ پیٹ کی خرابی کے باعث شدید بیمار ہیں۔
۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔
۳۔ مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب بہاولپور بیمار ہیں۔
۴۔ مکرم منیر احمد صاحب انجینئر پاکستان سٹیل ملز کراچی بیمار ہیں۔
۵۔ مکرم حفیظ احمد صاحب دھرم پورہ لاہور کی والدہ صاحبہ اہلیہ الحاج محمد علی صاحب فیضی دو ماہ سے بیمار ہیں۔
۶۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سانس اور دیگر تکالیف میں عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل شدید تکلیف میں ہیں۔
۷۔ مکرم ٹھیکیدار حیات الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور بائیں بازو اور بائیں ٹانگ پر اس کا زیادہ اثر ہے۔

احباب جماعت جملہ بیماروں کے لئے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا راہِ راست!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند روحانی حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اس عالمِ گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا ہے۔ اب وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جسکے ذریعہ سے انسان راہِ راست اختیار کرکے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام)

یہی وہ دین ہے جس کی تبلیغ و اشاعت کا کام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوا ہے اور جسے سرانجام دینے کے لئے جماعتِ احمدیہ رات دن سرگرمِ عمل ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اِسی مہم کی ایک کڑی ہے جو ساری دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے جاری ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنا کر آپ بھی اِس مہم میں شرکت فرمائیے اور اپنے ربّ کریم سے اجر حاصل کیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری خان بہادر صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ قریباً ۲½ ماہ تک مختلف عوارض میں شدید طور پر مبتلا رہنے کے بعد ۱۹ مارچ کو ساڑھے چار بجے شام بقضائے الٰہی بعمر قریباً ۸۸-۸۹ سال وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۳۶ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے شاملِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ نہایت اخلاص اور فدائیت سے سلسلہ سے وابستگی قائم رکھی اور دعاؤں پر یقینِ محکم رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑپوتے پڑپوتیاں کل ۵۵ کی تعداد میں چھوڑے ہیں۔

مرحوم موصی تھے اِس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۰ مارچ کو بعد نماز عصر نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ہمیشہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار مظفر حسین واقفِ زندگی انسپکٹر تحریکِ جدید دار الیمن شرقی ربوہ)

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم محمد اشرف بعمر ۲۵ سال یکم مارچ ۱۹۷۸ء کو وفات پا گیا۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

(ماسٹر نذیر احمد ہائی سکول۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری خوشدامن اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب بھٹی ناصر آباد ربوہ عرصہ سے معدہ کی مرض میں مبتلا ہیں۔ اِن دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار سعید احمد کارکن دار الضیافت ربوہ)

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

قاعدہ نمبر ۴۲۵ دربارہ وصیّت کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہر جماعت میں امیر صاحب / صدر صاحب۔ صدر صاحب موصیان اور دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کریں گے جو ہر سال اِس امر کی نگرانی کریگی کہ تمام موصیان شرائطِ وصیّت کو پورا کر رہے ہیں بصورتِ دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ بتوسط امیر / صدر مقامی۔ مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائے گی۔

نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔"

براہِ کرم مندرجہ بالا قاعدہ کی تعمیل میں امراء صاحبان / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہر جماعت میں نگران کمیٹی مقرر فرماویں اور جس موصی کے خلاف شکایت ہو اس کی بصیغہ راز رپورٹ اپنی وساطت سے مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ براہِ کرم نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرماویں کہ انہوں نے اپنی جماعتوں میں ایسی کمیٹیاں نامزد فرما دی ہیں اور وہ یہ مفوضہ نگرانی کر رہی ہیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

میرے داماد مکرم ڈاکٹر سرفراز علی صاحب نے انگلستان سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری لڑکی عزیزہ ڈاکٹر نصرت جہاں کو ۷ مارچ ۱۹۷۸ء کو ساڑھے پانچ بجے شام لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "ندرت" رکھا ہے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ ان سب کی صحتیابی اور درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار عبد المالک خان ناظر اصلاح و ارشاد)

هُوَ الشَّافِی

نظامِ ہضم کی بنیاد

دانت نکلوائیے

پائیوریا۔ ماسخورہ، مسوڑھوں سے خون، پیپ وغیرہ آنا۔
کیریز۔ دانتوں کا گھن، دانت سیاہ، بدرنگ بھربھرے، سوراخوں والے۔
دانت درد۔ نیز بچوں کے خراب اور کمزور دانت فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ رسالہ حفاظتِ دندان قیمت ۲۵/-
ربوہ میں چار دن مفت معائنہ و مشورہ
اتوار، سوموار، منگل، بدھ

کلینک:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
انچارج:۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس دار الصدر شمالی ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ضرورت

عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔

رضوان اینڈ برادرز گولبازار ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴